

دو دوست اور رچھ



دوست اور ریکھ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کسی شہر میں ایک لڑکا چنوں رہتا تھا۔ چنوں کی دوستی ایک گلہری چاندی سے ہو گئی۔ چاندی ایک بہت اچھی گلہری تھی۔ وہ سارا دن ادھر ادھر درختوں پر اپنی دُم ہلاتی ناچتی پھرتی اور ہر وقت گیت گاتی رہتی۔ اسے کسی بات کا فکر نہ تھا۔ چنوں اسے سمجھاتا کہ بی گلہری! تم ہر وقت ناچتی پھرتی ہو، گاتی رہتی ہو، ایک شاخ سے دوسری شاخ پر، کبھی یہاں، کبھی وہاں۔ کبھی مستقبل کی فکر بھی کر لیا کرو۔ ابھی تو جوان ہو اور پھر گرمیوں کے دن ہیں۔ تمہیں کھانے کو سب کچھ مل جاتا ہے۔ لیکن سردیوں میں درختوں کے پتے زرد پڑ جاتے ہیں اور پھل بھی کم پڑ جاتے ہیں۔“



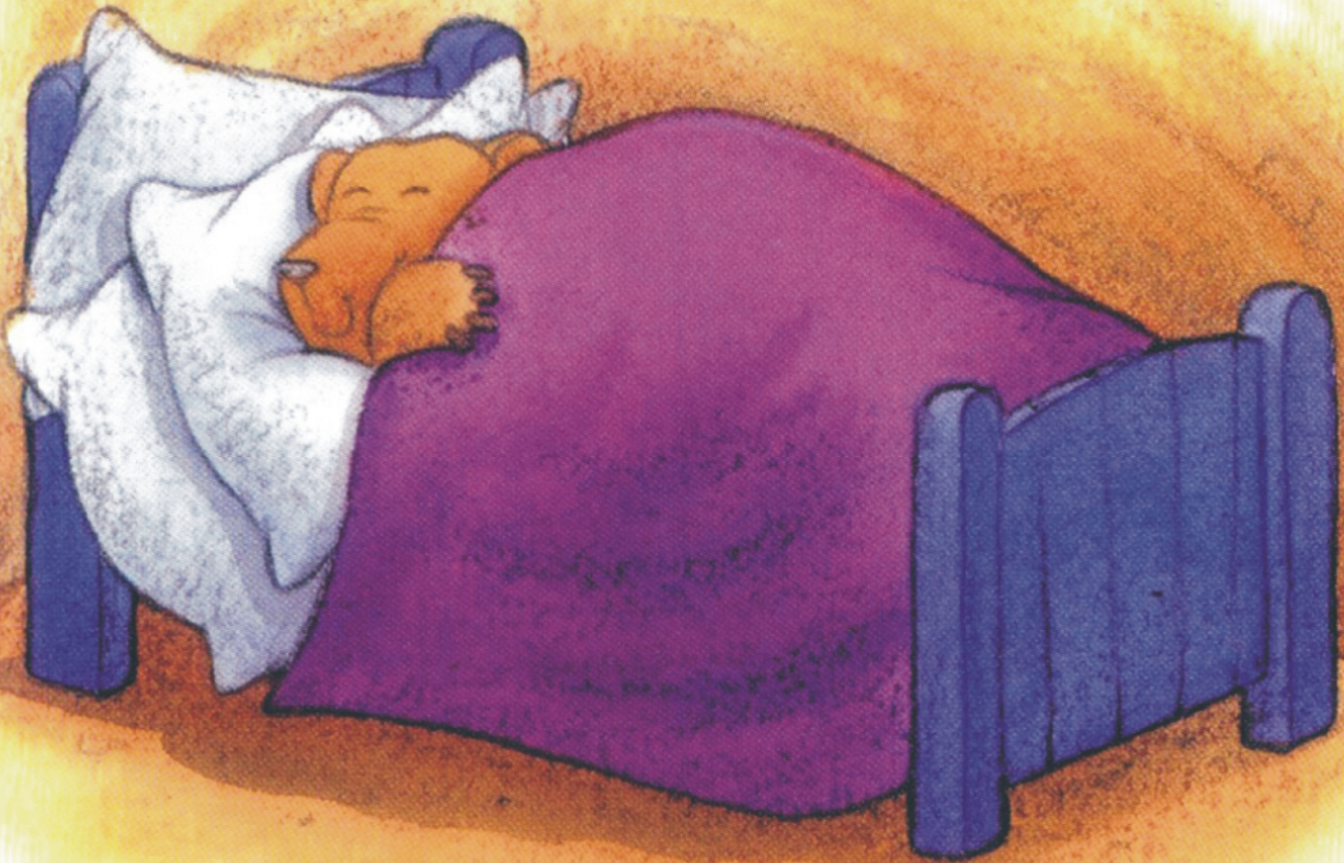
گھری نے چنوں کی باتیں ادھر سنیں اور ادھر بھول گئی۔ وہ کہنے لگی۔ ”چنوں میاں! تمہیں پتہ ہے اللہ میاں جس نے ہمیں پیدا کیا ہے اس نے ہمارے لئے رزق بھی پیدا کیا ہے۔ مجھے فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ یہ تگ و دو، جدوجہد اور کوشش تم انسانوں کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے رزق حاصل کرنے کے لئے جدوجہد لازمی کر دی ہے۔ چلو چھوڑو۔ آؤ ادھر جنگل کی سیر کرنے چلتے ہیں۔ میں تمہیں مزے مزے کے پھل کھلاتی ہوں۔“ دونوں جنگل کی طرف چل نکلے۔ گھری ایک آدم کے درخت پر چڑھ گئی اور میٹھے میٹھے آم اپنے تیز دانتوں سے کتر کر زمین پر پھینکنے لگی۔



پھر وہ انگور کی بیل پر چڑھی اور پیلے پیلے، میٹھے میٹھے انگوروں کے خوشے کتر کر زمین پر پھینکنے لگی۔ چنوں مزے لے لے کر آم، انگور، امرود اور سیب کھاتا رہا۔ دونوں دوست جنگل کی سیر کرتے رہے۔ اُدھر ایک بہت بڑا بھالوا اپنے گھر میں بستر پر کبیل اوڑھے سو رہا تھا۔ اسے بہت بھوک لگی اور وہ اپنے بستر سے کود کر باہر نکل آیا اور جنگل کی طرف چل نکلا۔ راستے میں گنے کا کھیت آ گیا۔ وہ گنے کے کھیت میں گھس گیا اور گنے توڑ توڑ کر کھانے لگا۔ ابھی اس نے چند گنے چوسے تھے، اسے بہت مزا آ رہا تھا کہ کسان آ گیا۔ اس نے جب ریچھ کو دیکھا تو وہ اپنے ساتھیوں کو بلانے دوڑا۔



گاؤں سے بہت سے لوگ ڈنڈے، لاٹھیاں اور کلہاڑیاں اٹھائے ریچھ پر چڑھ دوڑے۔ ریچھ بھاگا اور کھیت کے دوسری طرف سے نکل گیا۔ اب وہ ایک تالاب کے کنارے پہنچا۔ تالاب میں بہت سی مچھلیاں تیر رہی تھیں۔ ریچھ کا دل لپچایا اور وہ تالاب میں مچھلیاں پکڑنے کے لئے کود گیا۔ مچھلیاں گھبرا کر بھاگیں۔ لیکن ایک بوڑھی مچھلی نے کہا۔ ”مچھلیو! وہ اکیلا ہے، تم بہت سی ہو۔ ہمت کرو اور بھالو کو پکڑ لو اور دانتوں سے اس کے پاؤں کے نرم حصوں پر کاٹنا شروع کر دو۔“ مچھلیوں نے اپنی بزرگ مچھلی کی ہدایت پر عمل کیا اور بھالو کی ناک، اس کے پاؤں کے تلوؤں پر کاٹنے لگیں۔



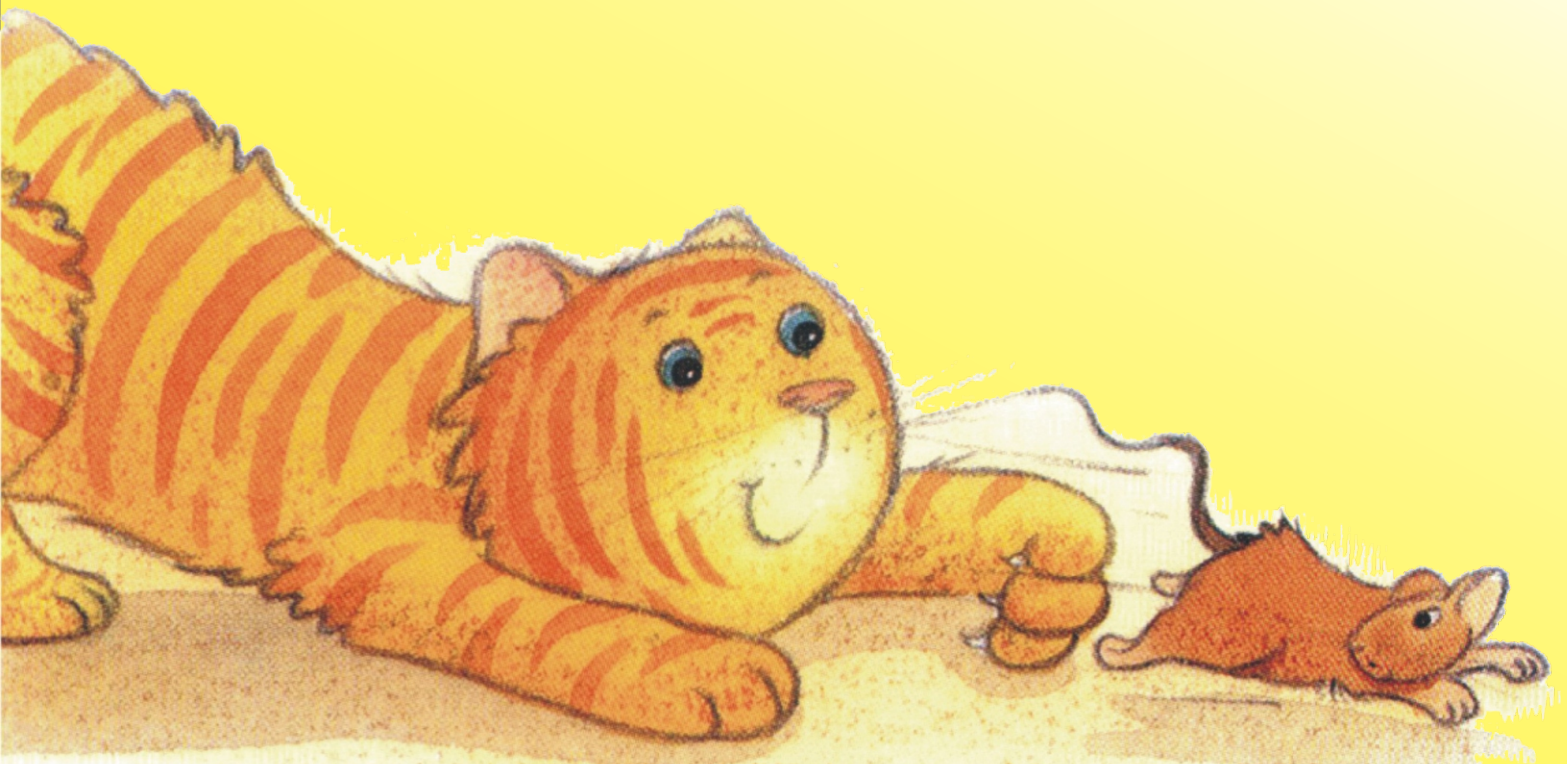
بھالو گھبرا گیا اور وہ تاب سے باہر نکل بھاگا۔ بھاگتے بھاگتے وہ ایک ایسے درخت کے قریب پہنچا جہاں شہد کا چھتا لگا ہوا تھا۔ وہ درخت پر چڑھنے لگا تاکہ شہد کے چھتے سے شہد کھا سکے۔ وہ جونہی درخت پر چڑھا، شہد کی مکھیاں اس پر حملہ آور ہو گئیں۔ انہوں نے اس کی ناک اور آنکھوں پر بے شمار ڈنک مارے اور اس کے سارے جسم پر چمٹ گئیں۔ ریچھ مکھیوں کے زہریلے ڈنک کھا کر درخت سے نیچے بھاگا اور جلدی جلدی نیچے اتر گیا لیکن مکھیاں اس کے پیچھے آرہی تھیں۔ وہ ایک نہر میں کود گیا۔ نہر کے ٹھنڈے پانی سے اسے قدرے سکون ملا۔ وہ دیر تک ٹھنڈے پانی میں بیٹھا رہا۔



آخر کار وہ باہر نکل آیا۔ اس کا جسم مکھیوں کے ڈنک کی وجہ سے درد کر رہا تھا۔ وہ درد سے کراہتا ہوا آگے چل پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تازہ دم ہو چکا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ایک جنگلی بلی جس کے جسم پر دھاریاں پڑی ہوئی تھیں وہ ایک چوہے کے پیچھے بھاگ رہی تھی اور چوہا بے چارہ ڈر کر جان بچانے کے لئے آگے آگے بھاگ رہا تھا۔ ریچھ نے سوچا کہ بے چارے چوہے کی مدد کرنی چاہئے۔ وہ دھاڑا اور بلی کے پیچھے بھاگا۔ اب بلی چوہے کے پیچھے بھاگ رہی تھی اور ریچھ بلی کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔ چوہے نے ایک سوراخ دیکھا اور اس سوراخ میں گھس گیا۔ وہ سوراخ بھی اندر سے بہت وسیع تھا۔



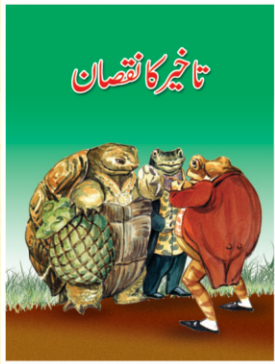
وہ ایک بجو کا گھر تھا۔ بجو بہت بڑا تھا۔ اس کی لمبی تھو تھنی تھی۔ اس کے منہ میں لمبے لمبے تیز اور نوکیلے دانت تھے۔ اس کے پنجے ریچھ سے بھی زیادہ لمبے اور تیز تھے۔ وہ شور سن کر اپنے گھر سے باہر نکل آیا۔ چوہا نہایت خاموشی سے اس کے گھر کے ایک کونے میں چھپ کر بیٹھ گیا۔ اب جب بجو باہر نکلا تو اس نے اپنے بل کے باہر بلی کو آتے دیکھا۔ وہ بلی پر غرایا۔ بلی اسے دیکھ کر جلدی سے درخت پر چڑھ گئی۔ بجو ریچھ سے جا ٹکرایا اور دونوں نے لڑنا شروع کر دیا۔ دونوں درندے ایک دوسرے پر حملے کر رہے تھے کہ ایک طرف سے لگڑ بھگے آنکے۔ اتنی دیر میں چوہا بھاگ کر اپنے گھر جا پہنچا۔ لگڑ بھگوں کو دیکھ کر بجو لڑائی بھول گیا اور جلدی سے اپنے گھر میں جا گھسا۔ ریچھ بھی لڑائی بھول کر آگے بڑھ گیا۔ وہ بڑے مزے سے گیت گاتا، لہراتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا کہ راستے میں اسے تر بوز کا کھیت نظر آیا۔ اسے سخت بھوک لگی ہوئی تھی۔ وہاں اسے ایک لومڑی نظر آئی۔ لومڑی نے کہا۔



”میں چھوٹی سی ہوں۔ پہلے مجھے تر بوز کھالینے دو۔ تم دھیان رکھو، کہیں کھیت کا مالک نہ آجائے۔ پھر تم پیٹ بھر کر کھالینا۔“ پھر لومڑی نے ایک بڑا سا تر بوز کھایا اور اس کا پیٹ بھر گیا۔ اس نے کہا کہ اب تم کھالو۔ بھالو نے بھی پیٹ بھر کر تر بوز کھائے اور آگے چل دیا۔ ادھر چنوں اور گلہری جنگل کی سیر کر رہے تھے کہ اچانک انہیں ایک بھالو آتا دکھائی دیا۔ چنوں نے ادھر ادھر دیکھا۔ اسے چھپنے کے لئے کوئی جگہ نظر نہ آئی۔ اس نے سن رکھا تھا کہ ریچھ مردہ جانور نہیں کھاتا۔ ریچھ کو دیکھ کر اس کی دوست گلہری درخت پر چڑھ گئی۔ چنوں کو اور کچھ نہ سوجھا، وہ جلدی سے زمین پر الٹا لیٹ گیا اور سانس بند کر لیا۔ ریچھ نے اسے دیکھا، اس کے کان کو سونگھا اور آگے بڑھ گیا۔ گلہری درخت سے نیچے اتری۔ اس نے چنوں سے پوچھا کہ ریچھ تمہارے کان میں کیا کہہ رہا تھا۔ چنوں کپڑے جھاڑتے ہوئے اٹھا اور کہنے لگا۔ ”ریچھ نے میرے کان میں کہا تھا کہ مصیبت کے وقت جو دوست کام نہ آئے اس سے اچھا ہے کہ بندہ اکیلا رہ لے۔“ یہ کہہ کر وہ اپنے گھر چلا گیا۔



پیارے بچوں کیلئے پیاری پیاری اور سبق آموز رنگین کہانیوں کی خوبصورت کتابیں



تاخیر کا نقصان



نافرمانی کی مزا



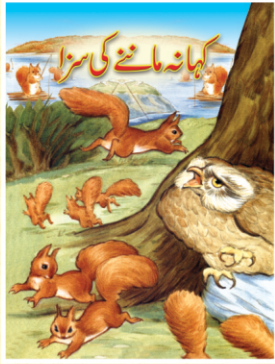
نادان کی دوستی



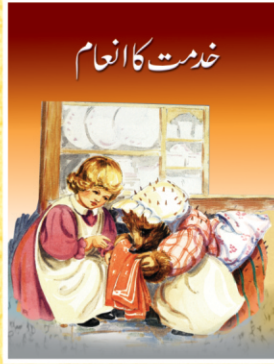
دوسروں کے کام
کے اہم بات ہے



بھیر و سہمت کرو!



کہانہ مانے کی مزا



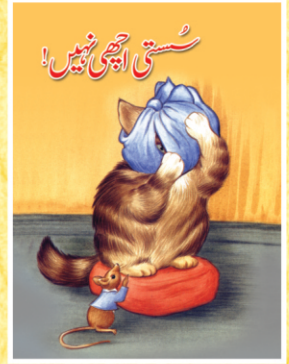
خدمت کا انعام



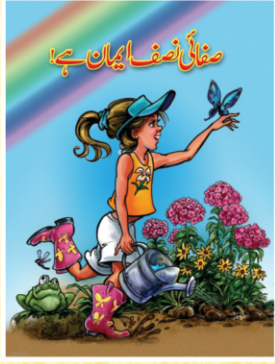
بھائی کا بدلہ بھلائی



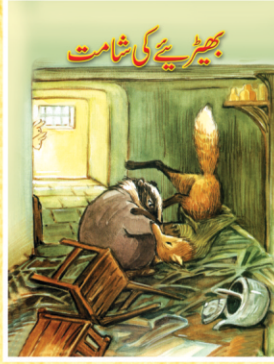
عقل کا استعمال



سستی جی نہیں!



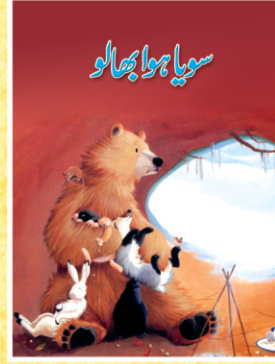
مفائی نصف ایمان ہے!



بھیر و سہمت



ٹیڈی بیئر کا بخار



سویا ہوا بھالو



گڑیا گھر



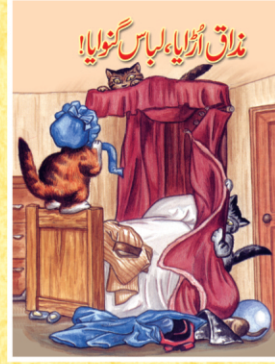
آج بھائی کا مزا ہے!



عقل اور بھیر



جیسی کرنی جیسی بھرنی



نفاق اڑایا، لباس گنویا!



ناجی کا پھل

ان کے علاوہ سپارے، دُعا نئیں، ہر قسم کی کہانیاں، شعر و شاعری، لغتیں، لطائف، دسترخوان اور جنرل کتب ہر سائز میں دستیاب ہیں۔

پہلی منزل فضل الہی مارکیٹ اُردو بازار لاہور
فون: 042-37224472 موبائل: 0331-4062934

القائم ٹریڈرز

شائع کردہ: